Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۹ صلح ۱۳۳۶ھش * ۲۹ جنوری ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ جنوری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کا ٹمپریچر تو نارمل ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ اور کھانسی کی تکلیف بھی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مسئلہ سویز کی طرح کشمیر کے معاملے میں بھی فوری اور مؤثر اقدام نہایت ضروری ہے

سلامتی کونسل کو چاہئے کہ استصواب کے لئے آخری اور معین تاریخ مقرر کرے

یوم احتجاج کے موقعہ پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ کا انعقاد

ربوہ — مورخہ ۲۶ جنوری کو ربوہ میں "یوم احتجاج" نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ اس روز تمام دفاتر اور تعلیمی اداروں میں تعطیل رہی اور ہر قسم کا تجارتی کاروبار بھی کلی طور پر بند رہا۔ اس روز مقامی مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور ری پبلکن پارٹی کی طرف سے مشترکہ طور پر مسجد مبارک میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں اہل ربوہ نے بہت بھاری تعداد میں شرکت کی۔

صاحب صدر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے علاوہ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی۔ مولانا ابو العطاء صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نائب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری ری پبلکن پارٹی ربوہ نے اپنی تقاریر میں مقبوضہ کشمیر کو بھارت میں ضم کرنے کے بھارتی اقدام کی مذمت کرتے ہوئے اس کے خلاف پر زور احتجاج کیا۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے اس بارے میں سلامتی کونسل، حکومت پاکستان اور جملہ اہل پاکستان سے فوری مؤثر اور عملی اقدام کا مطالبہ کرتے ہوئے حسب ذیل ریزولیوشن پیش فرمایا جو متفقہ طور پر منظور ہوا۔

"کشمیر کے چالیس لاکھ مظلوم مسلمان دس سال سے حق خود ارادیت کے حصول کے لئے بیتاب ہیں۔ دنیا کی قومیں ان کے اس مطالبہ کی صحت پر مہر کر چکی ہیں۔ مگر بھارت کی حکومت کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو یہ بنیادی حق دینے کے لئے کسی طرح تیار نہیں ہے اس نے اقوام متحدہ کے فیصلوں اور دنیا بھر کی رائے عامہ کو پس پشت ڈال کر آزاد و غیر جانبدار استصواب کے مطالبہ کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیا ہے اور اب کشمیر کو وہ خود بھارت میں شامل کرنے کا اعلان کر کے سلامتی کونسل کی تازہ ترین قرارداد کی بھی انتہائی طور پر ہتک کی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ بھارت کے اس اقدام کے بعد مظلوم کشمیری بھائیوں کا کیا بنے گا؟ یو۔ این۔ اپنے تازہ فیصلے کی خلاف ورزی پر مزید کیا اقدام کرے گی؟ اور یہ کہ اب اہل پاکستان اور حکومت پاکستان پر کیا فرض عاید ہوتا ہے؟

سو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ نے جس طرح سویز کے معاملے میں بھی مؤثر مداخلت سے کام لیکر حالات کو مزید خراب ہونے سے بچا لیا تھا۔ اسی طرح کشمیر کے معاملے میں بھی فوری اور مؤثر اقدام کر کے حالات کو سدھارا جا سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کا فرض ہے۔ کہ وہ فوری طور پر براہ راست مداخلت کر کے استصواب کے لئے آخری اور معین تاریخ مقرر کر دے۔ وہاں پاکستان کے مسلمانوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اس نازک ترین مرحلہ میں کامل اتحاد۔ پوری یک جہتی اور انتہائی قربانی سے کام لے کر اپنے چالیس لاکھ مظلوم بھائیوں کو آزاد کرائیں۔ کیونکہ کشمیری مسلمان مزید انتظار نہیں کر سکتے۔ اب کشمیر کے مظلوموں کو محض وعدوں پر ٹالنا انتہائی ظلم ہو گا۔ حکومت پاکستان کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ اس آخری موقعہ کو ایک لمحہ کے لئے بھی ضائع کئے بغیر کامل عزم کے ساتھ فوری طور پر عملی اقدام کرے۔ اور اس طرح اندرونی اور بیرونی طور پر ایسے حالات پیدا کئے جائیں۔ کہ جن کے نتیجے میں کشمیر کی گتھی سلجھ سکے۔ اور مظلوم بے بس کشمیری عوام کو آزادی نصیب ہو سکے۔ تا پاکستان پورے طور پر منصۂ وجود میں آ جائے۔ کیونکہ کشمیر کے بغیر پاکستان نامکمل ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے، کہ وہ ہمارے اس مطالبہ کو جلد تر پورا کرنے کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔

اس سلسلہ میں ہماری حکومت اگر کوئی عملی قدم اٹھائے۔ تو جماعت احمدیہ پاکستان ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔"

برطانوی اخبارات کی طرف سے نہرو کی مذمت

لنڈن ۲۸ جنوری۔ دو برطانوی اخبارات "ڈیلی ٹیلیگراف" اور "ڈیلی میل" نے مسئلہ کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے پنڈت نہرو کے موقف کی مذمت کی۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" نے لکھا ہے کہ اس وقت سلامتی کونسل کے سامنے کشمیر یوں کے مستقبل کا سوال نہیں بلکہ اصلی مسئلہ یہ ہے کہ کیا وہ ہندوستان سے اس کے بین الاقوامی وعدوں پر عمل کرا سکے گی۔ اس وقت صورت حال تو یہ ہے کہ پنڈت نہرو ان وعدوں کی کوئی پروا نہیں کر رہے۔ اور یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں کہ انہیں اپنے نمائندہ مسٹر مینن کی ناکامی سے تکلیف ہوئی ہے۔

ڈیلی میل نے لکھا ہے نہرو جو گزشتہ کئی سال سے دوسروں کو مشورہ دیتے رہے ہیں۔ اب خود کشمیر کے بحران سے دوچار ہیں اخبار نے مزید لکھا ہے کشمیر کی صورت حال باقی دنیا کے لئے بھی نازک ہے۔

امریکہ اسرائیلی فوجوں کے مکمل انخلا کی تجویز پیش کریگا

نیویارک ۲۷ جنوری۔ امریکہ مصر سے اسرائیلی فوجوں کی مکمل واپسی کے متعلق اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک اور قرارداد پیش کر رہا ہے۔ خیال ہے کہ اسرائیلی فوجوں کے انخلا کے متعلق مسٹر ہیمرشولڈ کی رپورٹ پر بحث کے بعد

امریکہ جلد یا بدیر معاہدہ بغداد کا رکن بن جائے گا

نیویارک ۲۷ جنوری مشہور امریکی اخبار نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون نے امید ظاہر کی ہے کہ امریکہ جلد یا بدیر معاہدہ بغداد کا مکمل رکن بن جائیگا۔ اس معاہدے میں۔ پاکستان ترکیہ ایران اور عراق چار مسلم طاقتیں شامل ہیں۔ اس کا پانچواں رکن برطانیہ ہے۔

اس اخبار نے لکھا ہے کہ معاہدے کے چاروں مسلم ملکوں کا وہ اعلان حوصلہ افزا ہے کہ وہ مغربی ایشیاء کے لئے صدر آئزن ہاور کے منصوبے کی حمایت کریں گے۔

سیلاب زدہ کاشتکاروں کو زمین دی جائیگی

لاہور ۲۸ جنوری۔ مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم سردار عبد الحمید خاں دستی نے آج بوریوالہ کے قریب ایک مقام پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جن کاشتکاروں کی زمین گزشتہ سیلاب میں بہہ گئی تھی حکومت ان کو زمین دیگی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۵۶ء

افسوسناک رجحان

ذیل میں ہم ہفت روزہ "الاعتصام" ۱۱ جنوری ۱۹۵۶ء سے ایک ادارتی نوٹ بجنسہٖ نقل کرتے ہیں اس واقعہ کے متعلق ملک کے تقریباً تمام اخبارات نے لکھا ہے۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کسی اضافہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور جہاں اس کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔ ایک عرض کرتے ہیں۔ کہ ایسے واقعات جو اسلام کو دنیا میں بدنام کرنے والے ہیں۔ اسی وقت رک سکتے ہیں۔ جب ہر فرقہ کے اہل علم حضرات بلا استثناء اس کے خلاف نہ صرف متحدہ آواز اٹھائیں۔ بلکہ ہر ایک اپنی جگہ یہ کوشش بھی کرے۔ کہ وہ مذہبی عقائد کے اختلافی مسائل پر بحث کرتے وقت مخالف فرقوں کے پیرووں کے جذبات کا خیال رکھے گا۔ اور مخالفین کے عقائد پر نہایت سلجھے ہوئے انداز میں ہی رائے زنی کرے گا۔ اور کسی فرقہ کے پیشواؤں یا علماء پر ذاتی حملے نہیں کرے گا۔

ہمیں نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ کم از کم گذشتہ ایک صدی سے ہمارے ملک میں مسلمانوں میں فرقہ وارانہ مسائل پر جو بحثیں ہوتی چلی آئی ہیں۔ نہایت تلخ صورت اختیار کرتی رہی ہیں۔ جن کے بسا اوقات نہایت خطرناک نتائج نکلتے رہے ہیں۔ اس طرح ہم نے نہ صرف یہ کہ اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی۔ بلکہ دوسروں کی نظروں میں اسلام کو مضحکہ خیز بنا دیا ہے۔

یہ کتنی حیرت کی بات ہے۔ کہ موجودہ ادیان میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے۔ جس نے دینی معاملات پر تبادلہ خیال کے متعلق خاص اور زبردست ہدایات دی ہیں۔ پھر بھی آج دنیا میں صرف اسلام ہی ان ہدایات کی خلاف ورزی کے لئے بدنام ہے۔ دوسرے مذاہب میں بھی فرقے ہیں۔ اور ان میں بھی اندرونی خلفشار ہے۔ لیکن یہ بہت کم سننے میں آیا ہے۔ کہ ان مذاہب میں فلاں فرقہ نے فلاں فرقہ والے پر حملہ کر دیا۔ بے شک ہندوؤں میں بعض دہشت پسند فرقے موجود ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے ایسے واقعات کئے بھی ہیں۔ لیکن ان کی دہشت پسندی کی بنیاد مذہبی اختلافات پر اتنی نہیں ہے جتنی کہ سیاسی وجوہات پر ہے۔ انہوں نے مذہب کو صرف آڑ بنا رکھا ہے۔ ان کے حملے مسلمانوں اور عیسائیوں تک محدود ہیں۔ کیونکہ وہ انہیں غیر ملکی سمجھتے ہیں۔ اور اگرچہ ان میں بت پرستی سے لے کر دہریت تک عقائدی اختلافات کا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ پھر بھی فرقہ وارانہ بنا پر ایسے واقعات شاذ و نادر کا حکم رکھتے ہیں۔

اسلام تو دوسرے مذاہب سے بھی خواہ وہ کتنے باطل کیوں نہ ہوں۔ پوری پوری رواداری کی تلقین کرتا ہے۔ اور ملک و نسل وغیرہ کا کوئی امتیاز نہیں کرتا۔ لیکن کتنا افسوس ہے کہ دوسرے مذاہب والوں سے تو شاید کسی ڈر کی وجہ سے ہم ایسا سلوک نہیں کرتے۔ البتہ اپنوں کی گردنیں اتارنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ خواہ اختلاف اتنا ہی کیوں نہ ہو۔ کہ نماز میں بلند آواز سے "آمین" کہا جائے یا نہ کہا جائے۔ یہ دینی غیرت نہیں کہلاتی۔ بلکہ اس کو دینی غارت کہہ سکتے ہیں۔

ایک بات ہم آخر میں پھر عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر تمام فرقوں کے اہل علم حضرات نیک نیتی سے اس خطرناک رجحان کا سدباب کرنا چاہتے ہیں تو انہیں نہایت کشادہ دلی سے کام لینا ہوگا۔ اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ الاعتصام نے جس سنجیدگی اور متانت سے اس واقعہ پر قلم اٹھایا ہے۔ اس طرح اس نے اس وقت نہیں کیا تھا۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ پر ایسا ہی قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ الاعتصام نے اس واقعہ پر پسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ لیکن اس نے اس جوش و خروش سے مذمت نہیں کی تھی۔ جیسی کہ اب کی ہے۔ ہم کوئی الزام نہیں لگاتے۔ لیکن ہم تمام اہل علم حضرات سے کم از کم یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ انہیں ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کے خوف کی ضرورت ہے۔

"یہ تاسف انگیز اور وحشت ناک خبر آپ کے علم و مطالعہ میں آچکی ہوگی۔ کہ راولپنڈی کے مشہور دیوبندی عالم اور وہاں کی جامع مسجد کے خطیب و امام مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے ۳۱ دسمبر کی شب کو پشاور کی ایک جامع مسجد قاسم علی خان میں تقریر کی۔ تقریر سے فارغ ہونے کے بعد وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی چاہتے تھے۔ کہ پشاور شہر کے ایک نوجوان۔ عبد الرؤف۔ نے آناً فاناً ان کو زمین پر لٹا لیا۔ اور استرے سے ان کی گردن کاٹ دینے کی کوشش کی۔ لیکن جو لوگ اس وقت مولانا کے گرد و پیش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی بروقت ہمت و مداخلت سے عبد الرؤف اس فعل شنیع میں کامیاب نہ ہو سکا۔ تاہم مولانا کی گردن۔ ناک۔ کان اور رخساروں پر گہرے زخم آئے۔ اور اسی وقت انہیں طبی امداد کے لئے لیڈی ریڈنگ ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اور ملزم زیر دفعہ ۳۰۲ حراست میں لے لیا گیا۔

ملزم نے اقبال جرم کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا ہے کہ

مجھے مولانا سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ مولانا نے پچھلے دنوں اپنی تقریروں کے دوران میں ایسے جملے کہے تھے۔ جن کو میں برداشت نہ کر سکا۔ اور مجھے طیش آگیا۔ اور میں نے یہ اقدام کیا۔

مولانا غلام اللہ صاحب پر اس ناگہانی حملہ کی مذمت میں سٹی مسلم لیگ پشاور کی ایک قرارداد ہمارے پیش نگاہ ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ یہ حملہ اختلافی مسائل کی بناء پر کیا گیا ہے۔ قرارداد میں حملہ کو اسلام کی توہین قرار دیا گیا ہے۔ اور عوام سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ مذہبی اختلافی مسائل کو حل کرنے کے لئے اس قسم کی حرکات سے باز رہیں۔ اور اس کو اپنے ہاتھ میں لینے کے بجائے علماءِ دین کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کریں۔

ملزم کے بیان اور پشاور سٹی مسلم لیگ کی قرارداد کے بعد یہ چیز صاف ہو جاتی ہے۔ کہ حملہ کے پیچھے کوئی ذاتی عداوت اور دشمنی کارفرما نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ محض فقہی مسائل میں اختلاف اور مسلکی رجحانات میں عدم اتفاق ہے۔

مولانا غلام اللہ خاں صاحب دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ راولپنڈی اور اس کے گرد و نواح میں ان کا خاصا اثر ہے۔ وہ ایک عالم اور متدین بزرگ ہیں۔ مشہور مقرر اور معروف واعظ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس سے انہیں قلبی لگاؤ اور دلی تعلق ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ کی تعریف و توصیف کے بیان کرنے اور ان کے حدود متعین کرنے میں انہیں ایک خاص سلیقہ حاصل ہے۔ توحید کی تبلیغ ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ اور کتاب و سنت کے احکام و فرامین کی روشنی میں بدعات و رسوم کی مختلف اقسام و انواع کا تجزیہ ان کا خاص فن ہے۔

لیکن علم و دانش کا قحط اور فکر و تحقیق کی بے مائیگی ملاحظہ ہو۔ کہ ایسے عالم و مبلغ کا وجود بھی بعض لوگوں کو گوارا نہیں۔ جہالت کی حد ہو گئی ہے۔ اور بے وقوفی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ کہ لوگ اہل علم کی زبانیں بند کر دینے اور ان کے عمل و حرکت کو خاموش کر دینے کے درپے ہیں۔

جب حملہ آور مقر ہے۔ کہ مولانا سے اس کی ذاتی عداوت نہیں۔ صرف ان کے وعظ کے بعض جملوں سے اختلاف کی بناء پر اس نے یہ اقدام کیا ہے۔ تو حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس کا متعلقہ محکمہ یہ تحقیق کرے۔ کہ ملزم کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس نے مولانا کے کن جملوں سے غضبناک ہو کر ان پر حملہ کیا۔ نیز یہ معلوم کرے۔ کہ اس ناروا اقدام کے پیچھے اور بھی کسی کا ہاتھ ہے یا نہیں؟ یہ کسی منظم سازش کا نتیجہ تو نہیں؟

ہم کسی فرقہ کا نام اس سلسلہ میں نہیں لینا چاہتے۔ یہ پولیس کا کام ہے۔ کہ اس کی تحقیقات کرے۔ اور جہاں جہاں تک اس کی سرحدیں ملتی ہیں۔ ان کا سراغ لگائے۔ لیکن یہ ضرور عرض کریں گے۔ کہ یہ علم کی توہین ہے۔ علماء کی توہین ہے۔ اسلام کی توہین ہے۔

علاوہ ازیں خود اس فرقہ کی بزدلی اور دوں ہمتی کا مظاہرہ ہے۔ جس سے حملہ آور تعلق رکھتا ہے۔ اس سے اہل علم اور اصحاب فکر یقیناً یہی اثر لیں گے۔ کہ یہ لوگ دلائل سے عاجز اور براہین سے تہی دامن ہو چکے ہیں۔ اور اب ہاتھ سختی اور تشدد پر رکھ لیا ہے۔ اس میں ان کے مسلک کی بھی بدنامی ہے۔ اور ان کے علماء و زعماء کی بھی۔

عقلمندی اور علمی وقار کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جس سے اختلاف ہو۔ اس سے فراخدلی اور کشادہ پیشانی سے پیش آیا جائے۔ اور اس کی عزت و احترام کے جائز حدود کو بہرحال ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ اختلاف سب میں ہوتا ہے۔ لیکن اس کے اظہار کے لئے سلیقہ شعاری اور خردمندی کی ضرورت ہے۔ تلوار سونت کر علمی تحقیقات کے میدان کبھی جیتے نہیں جا سکتے۔ اس کو سر کرنے اور اس میں ظفریابی اور فتح مندی کے لئے تو علم و فکر کی فراوانی، فہم و فراست کی کثرت اور دلائل و براہین کی بہتات ہی کام دے سکتی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایک مبارک وجود کا انتقال

بورک من فیہا و من حولہا (الہام مسیح موعودؑ)

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم و مغفور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان خاص الخاص صحابہ میں سے تھے۔ جن کا ذکر الہام بورك من فيها ومن حولها میں کیا گیا ہے۔ کہ وہ وجود بھی برکت دیا گیا ہے۔ جو محبت الٰہی کی آگ میں ہے۔ اور وہ بھی برکت دیئے گئے ہیں۔ جو اس کے اردگرد ہیں۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوشیارپور میں چلہ کشی کے ایام میں ہوا تھا۔ اور حضور نے اپنے خادم حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری مرحوم و مغفور سے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ من فیہا سے مراد میں ہوں اور من حولہا سے مراد آپ لوگ ہیں۔ (تذکرہ ص ۷۵۹)

پس حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم و مغفور یقیناً ان مبارک وجودوں میں سے ایک تھے، جن کا اس الہام میں ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت اور آپ کی توجہ روحانی نے مرحوم و مغفور میں ایک عجیب روحانی انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ گویا آپ کی کایا پلٹ دی تھی۔ آپ کے چہرے سے آپ کی گفتار سے اور آپ کے کردار میں آپ کے آقا اور مطاع کے مبارک اور روحانی نقوش ہویدا تھے۔ آپ نے ساٹھ سال سے زائد عرصہ تک سلسلہ کی والہانہ اور عاشقانہ رنگ میں خدمت کی جس کا ذکر قارئین کرام الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ اب جبکہ وہ ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مرحوم کے خود نوشت حالات زندگی کا ملخص لکھ دوں۔ تا آئندہ تاریخ سلسلہ مرتب والوں کے لئے آسانی ہو۔

پیدائش اور والدین کے اسماء

مرحوم کی پیدائش ۱۱ جنوری ۱۸۷۲ء بروز جمعرات صبح کے وقت ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی مفتی عنایت اللہ اور والدہ مرحومہ کا نام فیض بی بی تھا۔ مرحوم کے والد ماجد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے قبل وفات پا گئے تھے۔ اور والدہ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل تھیں۔

جائے پیدائش

آپ کی پیدائش بھیرہ ضلع شاہ پور میں ہوئی۔ جہاں مفتیوں کے چار یا پانچ گھر ایک ہی محلہ میں اب تک موجود ہیں۔ جو مفتیوں کا محلہ کہلاتا ہے۔ اور یہ سب گھر ایک ہی مورث کی اولاد ہیں۔ جو شیخ بڈھا کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس کا مقبرہ شہر بھیرہ کے شرقی جانب ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

مفتی کہلانے کی وجہ

مرحوم و مغفور کے شجرہ نسب سے جو ان کے خاندان میں پشت در پشت محفوظ چلا آتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ کے بزرگ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ جو عرب سے ایران آئے۔ اور ایران سے سلطان محمود غزنوی کے زمانہ میں پنجاب آئے۔ پہلے ملتان اور پاک پٹن میں رہے۔ اور عموماً حکومت وقت کی طرف سے قاضی مقرر ہوتے رہے۔ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں ایک بزرگ بھیرہ کے مفتی مقرر ہوئے۔ اس کے بعد "مفتی" خاندانی نام مشہور ہو گیا۔

ابتدائی تعلیم

آپ کے والد مرحوم ہائی سکول بھیرہ میں لوئر پرائمری کے اول مدرس تھے۔ انہوں نے تین جماعتوں کی تعلیم گھر میں دی۔ پھر سکول کی چوتھی جماعت میں مرحوم و مغفور کو داخل کرا دیا۔ آپ عمر کے لحاظ سے اپنی جماعت میں سب طالب علموں سے چھوٹے تھے۔ انٹرنس تک آپ نے بھیرہ میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے والد ماجد کی وفات کے سبب ملازمت کرنے پر مجبور ہو گئے۔

ملازمت اور اعلےٰ تعلیم

پہلے آپ بھیرہ سکول میں چھ ماہ تک مدرس رہے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول ایدہ اللہ تعالےٰ کی وساطت سے جموں ہائی سکول میں انگلش ٹیچر مقرر ہوئے اور اسی جگہ پرائیویٹ تعلیم سے ایف۔اے کا امتحان پاس کیا۔ جموں میں پانچ سال ملازمت کرنے کے بعد اسلامیہ سکول لاہور میں چھ ماہ کے قریب ریاضی کے مدرس رہے۔ جہاں سے اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور کے دفتر میں کلرک ہو کر ۱۹۰۱ء تک لاہور میں رہے۔ اور پرائیویٹ طور پر امتحان بی۔اے کی تیاری انگریزی عربی۔ عبرانی مضامین میں کرتے رہے۔ پھر وہاں سے مستعفی ہو کر قادیان ہائی سکول میں پہلے سیکنڈ ماسٹر اور پھر ہیڈ ماسٹر مڈل اور پھر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول مقرر ہوئے۔

۱۹۰۵ء میں محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر البدر کی وفات پر اخبار البدر کے ایڈیٹر و مینیجر مقرر ہوئے۔ اور ۱۹۱۴ء تک اس کام پر متعین رہے۔ جبکہ بعد بسبب طلب ضمانت بند ہوا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حکم سے مبلغ ہو کر پہلے بنگال اڑیسہ وغیرہ کے بعد ہندوستان کے دیگر مقامات مثلاً حیدر آباد وغیرہ بھیجے گئے۔

۱۹۱۷ء میں تبلیغ کے لئے آپ کو انگلستان بھیجا گیا۔ اور ۱۹۲۰ء میں انگلینڈ سے آپ کو امریکہ جانے کا حکم ہوا۔ جہاں آپ نے پہلا اسلامی مشن قائم کیا۔ شکاگو میں مسجد اور دار التبلیغ بنایا۔ ۱۹۲۳ء کے آخر میں امریکہ سے واپس ہندوستان آئے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۶ء میں نظارتوں اور صدر انجمن احمدیہ کے الحاق پر آپ کو پہلے ناظر امور خارجہ اور بعد میں ناظر امور عامہ اور بعض دفعہ ہر دو کاموں پر لگایا جاتا رہا۔ اور قادیان سے ہجرت کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے متعدد دفعہ آپ کو اپنی غیر حاضری میں خطبہ اور نماز جمعہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ ایک عرصہ سے آپ صاحب فراش تھے۔ اور گھر میں ہی رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ۱۲ جنوری کو آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور آپ کی روح مطہرہ القدس کی طرف پرواز کر گئی۔ جو نیوالا سب سے پیارا اسی پہ دل فدا کرے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ واکرم نزلہ وادخلہ الجنۃ آمین

شکریہ تعزیت اور درخواست دعا

از محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ

میرے شوہر محترم حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر پاکستان اور بیرونی ممالک سے تاروں اور خطوط کے ذریعہ سے بڑی کثرت کے ساتھ مجھے ہمدردی اور تعزیت کے پیغامات موصول ہو رہے ہیں۔ جو ہمارے لئے بڑی ڈھارس اور تسلی کا موجب ہوئے ہیں۔ میں تہ دل سے تمام احمدی جماعتوں لجنات اماء اللہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر احمدی احباب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

حضرت مفتی صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بھی جو ان دنوں ربوہ آئی ہوئی ہیں تعزیت کا اظہار کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کے پسماندگان میں ان کے بڑے لڑکے عبد السلام صاحب کے علاوہ جو کراچی میں ایک بچی عزیزہ رضیہ صادق (عمر ۱۷ سال) ہے جو میٹرک میں پڑھتی ہے۔ ایک چھوٹا بچہ عزیز احمد صادق (عمر سوا چھ سال) ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان دونوں بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ انہیں لمبی عمر دے۔ دینی و دنیوی برکات عطا فرمائے اور اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور اللہ تعالےٰ مجھے بھی توفیق دے کہ ان بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں اپنے فرائض کو کماحقہ ادا کر سکوں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اہل پیغام کا افسوسناک رویہ

اسلام اور احمدیت سے محبت کا دعویٰ

یا

شاتم رسولؐ کی وکالت؟

(از مکرم مولوی دوست محمدؐ صاحب شاھد)

(سلسلہ کے لئے دیکھیں روزنامہ الفضل مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۵۷ء)

دنیا کا عظیم ترین حادثہ

المختصر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اس شان سے پوری ہوئی ہے۔ کہ اپنے ہی نہیں بیگانے بھی اس کی حقانیت کا اقرار کر رہے ہیں مسلمانوں کے بڑے بڑے لیڈر بالواسطہ اس پیشگوئی کی صداقت کا اعتراف کر چکے ہیں۔ عیسائیت کے علمبردار اپنے عمل سے اس کی حقانیت پر مہر تصدیق کر رہے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر خود "شاتم رسول" کے ہم نوا اور دوسرے غیر مسلموں کی زبانیں انیسویں صدی کے مفتری کو غلط قرار دے رہی ہیں۔ مگر یہ موجودہ دنیا کا کتنا عظیم ترین حادثہ ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستگی کا دعویٰ کرنے والے ایک صاحب اخلاق و شرافت کے ایک ایک تقاضے کو مجروح کرتے اور شاتم رسول کی وکالت کرتے ہوئے نہایت فخر سے کہہ رہے ہیں:۔

مضمون اول کی چند جھلکیاں

(۱) مسیح ثانی مسیح اول کی طرح جمال کی دلآویزیاں بکھیرتا رہا۔ حقانیت اسلام کے متعلق اسی نے دلائل کے انبار لگا دیئے۔ وہ مسیح کی طرح تمثیلوں میں بولتا اور اشاروں سے بات کرتا تھا۔ وہ سراپا نور تھا۔ اسی لئے اسے اولاد بھی روحانی دی گئی۔ بمصلحت ایزدی نے اس کی تمام جسمانی اولاد کو اس کی اصلی تعلیمات سے محروم کر دیا۔ اور وہ اس کی اصلی روح سے دور جا پڑے۔"

(۲) "محمودیت" نے اپنے پیرووں میں سے آزادیٔ رائے مسلوب کر رکھی ہے۔ استبدادیت کی زنجیریں دن بدن محکم سے محکم تر کی جا رہی ہیں۔"

(۳) "ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم خفیہ طور پر نہیں بلکہ کھلا کھلا خلافت محمودیہ کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ اس کی استبدادی زنجیروں سے قادیانی حضرات کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ جن مفاسد نے طوق و سلاسل میں قوم کو جکڑا ہوا ہے۔ انہیں ہم ریزہ ریزہ کر دینا چاہتے ہیں۔"

(۴) "مسیح ثانی کی تعلیمات کو بگاڑنے والا بھی ایک پولوس پیدا ہوا۔ اس نے بھی اپنے گرو مسیح کے نام لیواؤں کا ایک جتھہ قائم کیا۔ اور اسے غلط راہ پر لے کر چل نکلا۔ چند نفوس اس کی اصلی تعلیم پر قائم رہے۔"

(۵) "میاں محمود احمدؐ صاحب سے ہمیں کوئی معذرت نہیں کرنا۔ ہم انہیں علیٰ وجہ البصیرت باطل پر سمجھتے ہیں۔ انہوں نے سب سے زیادہ مظالم خود مسیح موعود پر ڈھائے۔ ہم اسے بیخ و بن سے اکھاڑ دینا چاہتے ہیں۔ جس قدر فتنے ہم نے اس مضمون میں بیان کئے ہیں۔ ان سب کے جراثیم اس فتنہ میں موجود ہیں۔"

(۶) "یہ اخلاق کی بہت ہی پست سطح ہے۔ جس پر مودودی صاحب کو ہم نے ایستادہ دیکھا۔ اسی سطح پر ہم میاں محمود کو دیکھ رہے ہیں۔"

(۷) "..... خلیفہ کے اخلاق کا کس طرح دیوالہ نکل چکا ہے۔ اور مزید نکل رہا ہے اب محمودیت کی اخلاقی بنیادیں ایسی متزلزل ہو رہی ہیں۔ کہ انہیں شاید دوبارہ استوار نہ کیا جا سکے۔"

(پیغام صلح ۳۱ر اکتوبر ۱۹۵۶ء صٓ تا ۱۰)

دوسرے مضمون کے "جواہر ریزے"

(۱) خلیفہ ربوہ نے اعلان کر دیا۔ کہ وہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہے۔ وہ گو مامور من اللہ نہیں۔ مگر ہے وہ مامور من اللہ ہی۔ ایک دفعہ مقرر ہونے کے بعد اس کا تنزل ناممکن ہے..... یہ بہت بڑا جھوٹ ہے۔ جو اس آسمان کے نیچے اس زمین پر بولا گیا ہے۔ یہ نہ صرف افترا پردازی بلکہ بہتان طرازی ہے یہ آسمان کے خلاف ایک الزام ہے اور زمین پر ایک ظلم۔"

(۲) "ہمیں خلافت محمودیہ کے حق پر ہونے سے انکار ہے۔ اور ہم علیٰ وجہ البصیرت اس کو باطل سمجھتے ہیں۔ اس سے فتنہ سیاست کو فروغ مل رہا ہے۔ اور میکاؤلی نظریات اس سے تقویت پکڑتے ہیں۔ اس لئے ہم اپنا دینی فرض سمجھتے ہیں۔ کہ اس باطل عقیدہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکیں۔"

(۳) "یزید تخت خلافت پر بیٹھا۔ اور پیرووں کی ایک کثیر جماعت نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مگر اس کی خلافت شیطانی خلافت ہی رہی۔"

(۴) جب ان (مراد حضرت نوحؑ) کی منکر قوم طوفان میں غرق ہونے لگی۔ اور اس میں انہیں اپنا حقیقی فرزند نظر آیا۔ تو وہ پکار اٹھے۔ ونادیٰ نوح ربّہ فقال رب ان ابنی من اھلی..... ..... میرا بیٹا طوفان کی لپیٹ میں آ رہا ہے۔ اور وہ میرے اہل میں سے ہے۔ اے خدا اس کو بچانا اور وانّ وعدک الحق وانت احکم الحاکمین۔ اور آپ کا وعدہ سچا ہے۔ اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ تو اپنے سچے وعدہ کا بھی صحیح فیصلہ فرما۔ خدا کی طرف سے جو جواب حضرت نوح علیہ السلام کو ملا۔ اس کو اہل ربوہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ قال یا نوح انہٗ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ اے نوح۔ اے ہمارے اولوالعزم پیغمبر! جس کو آپ بیٹا کہہ رہے ہیں۔ ہمارے ہاں وہ آپ کے اہل میں سے نہیں۔ (ہمارے ہاں اولاد سے مراد روحانی اولاد ہے) یہ کوئی بد عمل بدکار ہے۔ آپ کی تعلیمات سے منحرف اور قانون خداوندی کا باغی ہے۔ اور احکام الٰہیہ سے سرکشی کرنے والا ہے۔

اسی طرح صحابہ کرامؓ میں سے حضرت معاویہؓ نے بھی اپنے بیٹے کے لئے ضرور دعائیں کی ہوں گی۔ ایسی دعائیں کرنا خدا کا حکم بھی ہے۔ اور فطرت کا تقاضا بھی۔ مگر معاویہؓ کو ان دعاؤں کے عوض یزید نصیب ہوا۔"

(پیغام صلح ۲۸ نومبر ۱۹۵۶ء صٓ و صٓ و ۱۰)

ان مندرجہ بالا اقتباسات کے متعلق ہمیں از خود کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ان کا لفظ لفظ غماز ہے۔ کہ جن فقروں میں قلم نے کمالات فن کے جوہر دکھائے ہیں۔ انہی میں "شاتم رسول" جھانکتا نظر آتا ہے۔ غرضیکہ وہی طنز و مزاح وہی چبھتے ہوئے الفاظ وہی اسلوب و طرز اور وہی لب و لہجہ۔

عقیدت و محبت کا انوکھا انداز

محترم بھائیو! مانا کہ آپ کو سیدنا محمودؓ کی ذات سے اختلاف ہے۔ مگر خدارا سوچیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وابستگی کا دعویٰ تو آپ کے یہ رفیق بھی رکھتے ہیں۔ لیکن کیا عقیدت و محبت کا یہ بھی کوئی انداز ہے؟ جو اختیار فرمایا گیا ہے۔ "قادیانیت" کی "باطل پرستی" اور "غلو" کا شکوہ بجا! مگر ناموس رسالت کے تحفظ کا یہ بھی کوئی طریق ہے۔ کہ انسانی ذہن علم و اخلاق کی سرحدوں کو پھاند کر شاتم رسول کی کشتی میں سوار ہو جائے اور الٹی اسلحہ سے حق و صداقت کے فولادی قلعہ پر حملہ شروع کر دے۔ جو اسلام کے دشمنوں نے اسلام کے خلاف تیار کر رکھا ہے۔

اکابر غیر مبائعین کا اعتراف

یقین کیجئے۔ ہم نہایت درد بھرے دل کے ساتھ یہ عرض کر رہے ہیں۔ کہ جناب چیمہ صاحب ایسے "صاحب نظر" سے ہمیں اس خوفناک لغزش کی ہرگز توقع نہیں تھی۔ کیونکہ آپ چند برس پیشتر یہ نشان دیکھ چکے تھے۔ کہ وہ تحریک ہی جو اپنے مزاج اور عقائد کے لحاظ سے شاتم رسول کے اس دعویٰ کی ایک گونہ عملاً تصدیق کرنے کے لئے اٹھی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو خدا نے رحمت کا نشان نہیں بخشا زحمت اور قہر کا نشان بخشا ہے۔ اور پسر موعود کے ذریعہ اسلام کا غلبہ تو نہیں ہو سکا۔ البتہ خود جماعت کی اکثریت ضلالت کی تاریک غاروں میں دھکیل دی گئی ہے) خدا کی قہری تجلیوں کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ جیسا کہ غیر مبائع اکابر کا اپنا اعتراف ہے:۔

"یقین رکھیں تحریک (پیغامیت۔ ناقل) ایک لاش بن کر رہ گئی تھی۔ اور چند آدمی اسے نوچ نوچ کر کھا رہے تھے۔"

(پیغام صلح ۲۴ر فروری ۱۹۵۴ء صٓ)

الم انگیز داستان کی تفصیل

اگر صورت حال اسی قدر ہوتی تو بھی جناب چیمہ صاحب اس حقیقت سے اغماض برتنے کا تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ مگر یہاں تو معاملہ اس سے بھی زیادہ سنگین اور نازک تھا۔ کیونکہ اس تحریک کو "لاش" میں تبدیل کرنے کے تمام تر فرائض انہیں کے ہاتھوں سرانجام پائے تھے۔ قارئین کرام! اس الم انگیز داستان کی تفصیل جناب مولانا محمدؐ یعقوب صاحب مبلغ ووکنگ مشن سابق صدر انجمن اشاعت اسلام لاہور کے قلم حقیقت رقم کے ذریعہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں۔ موجودہ جماعتی اختلاف کے اس قدر طول پکڑنے کی ذمہ داری چیمہ صاحب پر عائد ہوتی ہے۔ دونوں طرف ہر ایک بہی خواہ تحریک کی خواہش اور کوشش رہی ہے۔ کہ قضیہ نامرضیہ جلد سے جلد ختم ہو۔ جو نہ صرف تحریک احمدیت بلکہ اسلام کے نام پر جس کی علمبرداری کا ہمیں دعویٰ ہے۔ ایک بدنما دھبہ ہے۔ ہر کوشش جب آخری مرحلہ پر پہنچی۔ تو چیمہ صاحب کی بدولت ختم ہوئی۔ کراچی سے ہمارے ایک نہایت ہی معزز دوست الولد سر لابیہ کے مصداق بن کر متواتر چار پانچ دن مصالحت کی کوشش کرتے رہے۔ اور جو شرائط باہم طے ہوئیں۔ ان پر فریقین جماعت کی وحدت کے لئے رضا مند ہوئے۔ مگر فریق ثانی کی طرف سے کہا گیا کہ ان پر آخری مہر تصدیق اس وقت لگے گی۔ جب چیمہ صاحب تشریف لے آئیں۔ جن کے لینے کے لئے آدمی گجرات بھیجا گیا ہے۔ اگلے دن چیمہ صاحب کا لاہور پہنچنا تھا۔ کہ مصالحت کا بنا بنایا قلعہ مسمار ہو گیا۔

موجودہ رسالہ میں جو طرز چیمہ صاحب نے اختیار کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تلے ہوئے ہیں کہ وہ جماعت کو ایک نہ ہونے دیں گے اگر مجھے ان احمدیت کی صداقت پر محکم ایمان کا یقین نہ ہوتا تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوتا کہ وہ جان بوجھ کر کر رہے ہیں۔ مگر جو راستہ انہوں نے اختیار کیا ہے وہ نادان دوست کا ضرور ہے کوئی بھی خواہ وحدت قومی اپنی تحریروں میں وہ لب و لہجہ اختیار نہیں کر سکتا جو چیمہ صاحب نے اپنے ہر ایک ٹریکٹ میں استعمال کیا ہے اس آخری رسالہ میں تو کمال ہی کر دیا اور جماعت کی اکثریت کو "مسیح الدجّال" کا خطاب بھی دے دیا اور جن انتخابات کے ذریعے نئی مجلس معتمدین وجود میں آئی ہے اسے دجل کاری قرار دیا ہے۔

"چیمہ صاحب نے دھمکی دی ہے کہ وہ نتائج سے لاپرواہ ہو کر ..... بڑی سے بڑی عدالت تک اپنے کیس کو پہنچائیں گے۔"

"افتراق کی وہ بنیاد جو اس رسالہ میں رکھی گئی ہے۔ اس قدر خطرناک ہے کہ اگر اس کا بروقت قلع قمع نہ کیا گیا تو یہ ایک تاریخی سانحہ ہوگا اس رسالہ میں جماعت کو امیر مرحوم کے دشمنوں اور عقیدت مندوں کی بناء پر دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔"

"پارٹی بازی اور اکثریت اور اقلیت کے کھیل کے لئے چیمہ صاحب کے واسطے مسلم لیگ کا میدان کافی ہے اگر احمدی بھی اس قدر گر گئے ہیں کہ کسی مسئلہ پر رائے دیتے وقت پارٹی کا خیال کرینگے تو احمدیت (مراد پیغامیت۔ ناقل) کا جنازہ سمجھئے۔"

("پیغام صلح" ۱۳ اپریل ۱۹۵۴ء صفحہ ۱۲)

حرف آخر

مندرجہ بالا حقائق یہ یقین دلانے کے لئے کافی ہیں کہ وہ "لاش" جس کا جنازہ خود محترم حافظ حشمت صاحب چیمہ اپنے کندھوں پر نکال چکے ہیں۔ اب قلم و زبان کے کسی انجکشن سے زندہ نہیں کی جا سکتی ؎

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو! نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

اذکروا موتاکم بالخیر

(از مکرم حاجی محمد دین صاحب آف تہال، درویش قادیان)

میری پہلی بیوی حسین بی بی صاحبہ مرحومہ میرے ماموں کی لڑکی تھیں۔ ان کے بھائی سلسلہ احمدیہ کے شدید مخالف تھے۔ مگر وہ بڑی مخلص احمدی تھیں۔ اگرچہ کچھ زیادہ پڑھی لکھی نہ تھیں۔ مگر علمی لیاقت اچھی تھی۔ خانہ داری کے علاوہ دینی مسائل بھی جانتی تھیں۔ عفت شعاری نیکی اور تقوےٰ کی حامل تھیں ایک مقدمہ کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہلم تشریف لائے۔ تو استاذی المکرم میاں محمد الدین صاحب امام مسجد تہال جو آپ کے صحابہ میں سے تھے۔ بشوق زیارت وہاں تشریف لے گئے۔ تو مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ وہاں پہنچ کر میں بھی اس شمع ہدایت کے پروانوں میں شامل ہو گیا۔ جب میں واپس لوٹا۔ تو گاؤں میں احمدیت کے خلاف ایک شور برپا ہو گیا۔ علماء نے فسخ نکاح کا فتوےٰ دے دیا۔ میری اہلیہ بھی مخالف ہو گئیں۔ ان کا بھائی قائم دین تو ایسا بگڑا کہ تہال آ کر اپنی بہن کو اپنے ساتھ موضع بلیہ کلاں لے گیا وہ سلسلہ سے سخت عناد رکھتا تھا۔ مگر پھر بھی میں اس واقعہ سے مایوس نہ ہوا۔ بلکہ سسرال آتا جاتا رہا۔ اگرچہ سسرال میں میرے ساتھ نہایت ذلت آمیز سلوک کیا جاتا تھا۔ لیکن میں ان سے پہلے سے بھی بڑھ کر حسن سلوک سے پیش آتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ میری اہلیہ کو میرے ساتھ بھیجنے پر رضامند ہو گئے۔ چنانچہ میں انہیں اپنے ساتھ لے آیا۔ چونکہ مرحومہ کو در پردہ یہ تاکید کی گئی تھی کہ جس طرح بھی ہو اپنے خاوند کو احمدیت سے پھیرنے کی کوشش کرو۔ اسلئے گھر میں ہمارا باہمی مقابلہ جاری رہا۔ میں اس حد تک کامیاب ہوا۔ کہ انہیں قادیان جا کر تحقیق حق پر آمادہ کر لیا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں انہیں ہمراہ لے کر قادیان پہنچا۔ میں نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں بھیج دیا۔ اور بعض مستورات کو تقاریر سننے کے لئے انہیں بروقت جلسہ گاہ میں لے جانے اور فرصت کے اوقات میں تبلیغ کرتے رہنے کی تاکید کی۔ اسی طرح حضرت ام المومنینؓ اور بعض دوسرے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست کی اور خود بھی ہر موقع اور ہر مقام پر ان کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ لیکن مجھے میرے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ اور مرحومہ واپس جانے پر اصرار کرنے لگیں۔ ہفتہ عشرہ ٹھہرنے کے بعد میں نے مفصل حالات سے حضرت خلیفۃ المسیح کو مطلع کر دیا۔ اور گاؤں واپس آیا۔ اور وہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط لکھتا رہا۔

غیر احمدی مستورات مرحومہ کی بغیر بیعت کے واپسی پر بہت خوش تھیں ان کے اس طرح واپس آجانے کو ان کی بہادری اور عقلمندی کا ثبوت قرار دینے لگیں۔ انہوں نے بعض بالکل غلط اور بے بنیاد روایات مرحومہ کی طرف منسوب کر کے لوگوں میں مشہور کر دیں۔ جس کی وجہ سے مرحومہ احمدیت کے قریب آنے لگیں اور عام مسلمانوں کے اخلاقی انحطاط کی وجہ سے ان سے نفرت کرنے لگیں۔ اگرچہ وہ بغیر بیعت کے قادیان سے واپس آگئی تھیں۔ مگر بعد کے واقعات کو دیکھ کر وہ احمدیوں کے اخلاق سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔

مرحومہ کے بطن سے دو بچے (ایک لڑکا اور ایک لڑکی) ایک ہی دن بخار اور خسرہ میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے تھے۔ جس پر اس نیک بی بی نے نہایت ہی قابل تقلید نمونہ دکھایا تھا۔ اور قطعاً جزع فزع نہ کی تھی۔ حضرت ام المومنینؓ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ نے ان سے نہایت شفقت اور محبت کا برتاؤ کیا اور انہیں تسلی دی۔ جس کا ان پر بہت زیادہ اثر تھا۔ اور وہ بارہا کہا کرتی تھیں کہ حضرت اماں جان تو سگی والدہ سے بھی بڑھ کر سلوک کرتی ہیں۔

بہرحال احمدیوں کے اخلاق اور ان کے مقابلہ میں دوسرے مسلمانوں کے انحطاط کو دیکھ کر احمدیت کی مخالفت کا رجحان نہ صرف کم ہو گیا بلکہ جلسہ سالانہ کے چند ماہ بعد جب میں اور منشی سلطان عالم صاحب ساکن گوڑیالہ کسی تقریب پر قادیان جانے لگے تو علالت کی وجہ سے اپنی معذوری کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں کہ قادیان جانے کو دل تو بہت چاہتا ہے۔ مگر کمزوری مانع سفر ہے لہذا میری درخواست بیعت آپ لیتے جائیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کر کے دعا کی درخواست کر دیں کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے۔ اور مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح تعلیم پر چلنے کی توفیق بخشے میں ان کی تحریری بیعت لے کر ایسے وقت میں قادیان پہنچا کہ حضور دسہر کے ارادہ سے باہر جانے والے تھے۔ میں احمدیہ چوک میں حضور کی کار کے پاس ٹھہر گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور چوک میں تشریف لے گئے میرے سلام کے جواب کے معاً بعد حضور نے فرمایا۔ آپ کی بیوی نے بیعت کی ہے یا نہیں میں نے عرض کیا۔ حضور بیعت کی درخواست اندر بھجوائی ہے۔ اس پر حضور نے خوشی کا اظہار فرمایا۔

بیعت کے بعد مرحومہ نے تقویٰ و طہارت اور اخلاص میں اس قدر ترقی کی کہ اسے دیکھ کر مجھے بھی رشک آتا تھا۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی انہوں نے کوئی نماز فوت نہ ہونے دی۔ تہجد اور تسبیح کی نماز کی بھی سختی سے پابند تھیں۔ نماز میں اکثر اوقات لمبی لمبی دعائیں کیا کرتی تھیں۔ کئی بچے فوت ہوئے مگر ان کی زبان پر کبھی حرف شکایت نہ آیا ہمیشہ مومنوں کی طرح انا للہ و انا الیہ راجعون کہہ کر راضی برضا الٰہی ہونے کا ثبوت دیا۔

مرحومہ چند دن بیمار رہ کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئی

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحومہ کو ان کی وصیت کے مطابق صحن مسجد سے متصل جگہ میں دفن کیا گیا۔

مرحومہ کے بطن سے میرے دو لڑکے اور ایک لڑکی بفضلہ تعالےٰ زندہ ہیں۔ بڑا لڑکا ڈاکٹر محمد احمد جب پیدا ہوا۔ تو میں نے تجویز نام کے لئے حضور کی خدمت میں درخواست کی۔ اس پر حضور نے اس کا موجودہ نام تجویز فرمایا۔ اور تحریر فرمایا کہ میں نے آپ کے بچے کے لئے دعا کی ہے اور اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حضور کی دعاؤں کی طفیل میرا وہ بچہ نہایت سعید اور سلسلہ کے لئے قربانیاں کرنے والا ہے۔ اور ۱۹۲۲ء سے عدن میں پریکٹس کر رہا ہے۔

قارئین سے مرحومہ کی مغفرت اور اس کے درجات کی بلندی اور اس کی اولاد کے ہر وقت اور ہر آن تقوےٰ پر گامزن رہنے اور خدمت دین میں پیش پیش رہنے۔ اور اپنے انجام بخیر کے لئے درخواست دعا ہے۔

تصحیح اشتہار

مورخہ ۲۶ جنوری کے پرچہ میں صفحہ اول پر دواخانہ خدمت خلق ربوہ کا اشتہار شائع ہوا ہے۔ اس میں قیمت مکمل کورس غلطی سے ۱۶ روپیہ لکھی گئی ہے۔ صحیح قیمت ۱۹/- روپیہ ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے سال رواں کا پروگرام

۱۵ نامہ خالد ۱۰ جنوری - فروری ۱۹۵۷ء کے صفحہ ۱۴ تا ۱۹ پر شعبہ جات خدام الاحمدیہ کی طرف سے بعض سکیمیں شائع کی گئی ہیں ان میں بہت سے نقائص رہ گئے ہیں - لہٰذا اس کی بجائے مجالس کی اطلاع کے لئے شعبہ جات کا پروگرام ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

یہ پروگرام اصولی ہے مجالس اپنے مقامی حالات کے مطابق اس کی تفصیلات طے کریں اور خدام کو بیدار رکھیں - خود قائدین کام کریں اور دوسرے خدام کے سامنے اچھا نیک نمونہ پیش کر کے انہیں کام کرنے کی تحریک کریں۔

سب سے اہم اور ضروری امر یہ ہے کہ مجالس اپنی ماہانہ کی رپورٹ پوری تفصیل اور پورے اعداد و شمار کے ساتھ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں - جب تک کسی مجلس کی طرف سے رپورٹ نہیں آتی گی - مرکز یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ یہ مجلس کچھ نہیں کر رہی پس رپورٹ بھجوانے میں پوری باقاعدگی اختیار کریں - اس سال آپ کی مجلس کی طرف سے پوری رپورٹیں آنی چاہئیں - اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی توفیق دے - آمین نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۱) شعبہ تجنید

جملہ مجالس کو عنقریب فارم رکنیت مرکز کی طرف سے بھجوا دیئے جائیں گے - چونکہ فارم رکنیت میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے - اس لئے یہ فارم ہر خادم سے پر کرانے ضروری ہیں خواہ انہوں نے پہلے فارم پر کئے ہوں - پہلے فارم منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔

۲ - ہر مجلس مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق اپنی مجلس کے خدام کی مکمل فہرست جلد تر تیار کر کے مرکز میں بھجوائے۔

نمبر شمار - نام خادم - ولدیت - تاریخ پیدائش - تاریخ داخلہ انصار - قومیت پیشہ - تعلیم - ماہوار آمدنی - تاریخ بیعت - کیفیت - نمبر فارم رکنیت - تاریخ اندراج - نوٹ :- آخری دو خانوں کو مجالس خالی چھوڑ دیں - یہ دفتر مرکزیہ پر کرے گا - اس فہرست کی ایک نقل ہر مجلس اپنے ریکارڈ میں بھی رکھے۔

(۲) شعبہ تحریک جدید

۱ - پورے طور پر کوشش کی جائے کہ ہر خادم اپنی استطاعت کے مطابق تحریک جدید کے مالی مطالبہ میں حصہ لے۔

۲ - ہر خادم کم از کم ایک ایسے دوست کو جو پہلے شامل نہیں - تحریک جدید میں شامل کرے۔

۳ - امسال دو ہفتے وعدوں کی وصولی کے لئے منائے جائیں - ان کی تاریخوں کا اعلان دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے اپنے وقت پر کیا جائے گا۔

۴ - وعدہ کنندگان میں سے جن کے وعدے ان کی حیثیت سے کم ہوں - انہیں تلقین کی جائے کہ وہ اپنے وعدہ جات میں اضافہ کریں۔

۵ - ہر خادم ذاتی آمد اس نیت سے پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ اس کا ۲۵ فیصدی تحریک جدید کو ادا کرے گا۔

۶ - نادہندگان سے وصولی کے لئے ہر ممکن ذرائع اختیار کرنے کے بعد بھی اگر کامیابی نہ ہو تو مرکز سے ہدایت لی جائے۔

۷ - مجالس کے باہمی مقابلہ کے وقت ان نمبروں کو بھی شمار کیا جائے گا جو کسی مجلس نے چندہ تحریک جدید کی وصولی کے سلسلہ میں حاصل کئے ہوں گے - اس امر کا بھی خیال رکھا جائے گا - کہ کسی مجلس نے کتنے لوگوں کو تحریک جدید میں شامل کیا ہے - نیز وہ مجالس جو تحریک جدید کے سلسلہ میں عمدہ اور مفید کام کریں گی - ان کو مرکز کی طرف سے سندات جاری کی جائیں گی جو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر قائدین یا ان کے نمائندگان کو عطا کی جائیں گی۔

(۳) تربیت و اصلاح

۱ - مجالس میں قرآن مجید - احادیث نبوی - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس کا انتظام کیا جائے۔

۲ - مہینہ میں کم از کم دو بار ضرور تربیتی اجلاس منعقد ہوا کریں۔

۳ - خدام کو نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی جائے - اور تہجد کی عادت بھی ڈالیں

۴ - شعار اسلامی کی پابندی کی کوشش کی جائے۔

۵ - سگریٹ نوشی کی عادت کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔

(۴) شعبہ تعلیم

۱ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا کیا جائے - جس کے لئے حسب سابق سہ ماہی وار کتب مرکز کی طرف سے مقرر کر دی جائیں گی - مقامی طور پر قائدین یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ خدام نے ان کتب کا مطالعہ کر لیا ہے - مرکز میں رپورٹ بھجوا دیا کریں - سال کے آخر میں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مرکز سندات جاری کرے گا اور اجتماع کے موقعہ پر بھی ان کتب میں سے سوالات بھی کئے جائیں گے۔

۲ - ہر مجلس کوشش کر کے اپنے دار المطالعہ قائم کرے - جہاں سلسلہ کا لٹریچر موجود رہے۔

۳ - تعلیم بالغاں کو عام کیا جائے - مقامی طور پر ناخواندگان کی فہرستیں بنا کر انہیں ابتدائی تعلیم دینے کے لئے کلاسز جاری کی جائیں۔

۴ - مجالس اپنے ہاں اچھے مقرر اور اچھے مضمون نگار پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے بزم انصار سلطان القلم اور بزم حسن بیان قائم کریں اور تقریروں اور مضمون نویسی کے مقابلے کرواتی رہیں - تا سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ان کا اچھا مظاہرہ ہوا کرے۔

۵ - شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق موسم گرما میں تربیتی کلاس منعقد کی جائے گی - مجالس اس کے لئے ابھی سے اپنے نمائندے مقرر کر دیں - اور تاریخوں کا اعلان ہونے کے بعد مقررہ تاریخوں پر انہیں مرکز میں بھجوا دیں۔

(۵) شعبہ وقار عمل

۱ - مقامی طور پر وقار عمل کو دوبارہ جاری کیا جائے - مجالس اپنے اپنے حلقہ میں اس کے لئے مناسب کام کریں - اور کم از کم مہینہ میں ایک بار ہر مجلس مقامی اجتماعی طور پر وقار عمل منایا کرے جس کے لئے کام - جگہ اور وقت کا پہلے سے فیصلہ کر لیا جایا کرے

۲ - وقار عمل کے لئے ایسی جگہوں کا انتخاب کیا جائے جن کا تعلق عام پبلک سے ہو - مثلاً (ا) مساجد کی صفائی اور مرمت (ب) سڑکوں کی صفائی اور مرمت (ج) گڑھوں اور نالیوں کی صفائی - (د) ملیریا کے موسم میں مچھر مارنا اور اسی قسم کے دوسرے کام

(۶) شعبہ اطفال

۱ - ہر اس مجلس میں جہاں خدام الاحمدیہ قائم ہے - مجلس اطفال ضرور قائم کی جائے اور اطفال کو ان کے لائحہ عمل پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی جائے اور اس کی نگرانی کی جائے کہ اطفال اپنا وقت فضول کاموں میں ضائع نہ کریں۔

۲ - اطفال سے شرح کے مطابق چندہ باقاعدگی سے وصول کر کے مرکز میں بھجوایا جائے - تا ابھی سے انہیں دینی کاموں میں حصہ لینے کی عادت پیدا ہو۔

(۷) شعبہ مال

۱ - مجالس کوشش کریں کہ جملہ چندہ جات کی وصولی بجٹ کے مطابق سو فیصدی ہو جائے - اور کسی مجلس کے ذمہ کسی قسم کا کوئی بقایا نہ رہے۔

۲ - ہر سہ ماہی پر چندہ جات کا جائزہ لے کر سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس کے نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جایا کریں گے - اسی طرح الفضل اور خالد میں بھی ان کی اشاعت کی کوشش کی جائے گی ؛

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

اس سال کے پروگرام میں انصار اللہ کی تنظیم کی توسیع ایک مرکزی نقطہ ہے - براہ کرم تمام زعماء حضرات اپنے اپنے حلقہ کے متعلق مندرجہ ذیل رپورٹ پہلی فرصت میں ارسال فرمائیں

(۱) مجلس میں کتنے ارکان شامل ہیں۔

(۲) اس سال یکم جنوری ۱۹۵۷ء سے خدام میں چالیس سال پورے کرنے کی وجہ سے کتنے رکن انصار میں شامل ہوئے ہیں۔

(۳) کیا گذشتہ سال نئے احمدیوں میں سے کوئی رکن انصار میں زائد ہوا ہے۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ

اطلاع اور درخواست دعا

تمام احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی اطلاع اور دعا کے لئے لکھا جاتا ہے کہ بہار اسمبلی (ہندوستان) کے آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں رانچی شہر کے حلقہ سے مقامی جماعت احمدیہ کے معزز ممبر جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کھڑے ہو رہے ہیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو نمایاں کامیابی بخشے اور قوم اور ملک کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

سید صمصام الدین احمد خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ رانچی بہار

(۲) میری بچی امۃ المجید بیگم مئی ۱۹۴۹ء میں مکان کی چھت سے گرنے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہو چکی ہے - احباب عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں ہدایت علی خاں ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ

"امریکی کانگرس غالب اکثریت سے آئزن ہاور منصوبہ منظور کرے گی"

"ملک کی دونوں پارٹیاں مجوزہ قانون کی حامی ہیں" سینیٹر نولینڈ

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ امریکی سینیٹ میں ری پبلکن پارٹی کے لیڈر مسٹر ولیم نولینڈ نے غیر ملکی صحافیوں کی ایک جماعت سے کہا کہ مجھے یقین ہے کانگرس غالب اکثریت سے ایک مشترکہ قرارداد منظور کرے گی۔ جس کے تحت صدر آئزن ہاور کو مشرق وسطیٰ کو اقتصادی اور فوجی امداد دینے کا اختیار دیا جائے گا

سینیٹر نولینڈ سے کل تیرہ غیر ملکی صحافیوں نے ملاقات کی۔ یہ صحافی انٹرنیشنل پریس انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اقوام متحدہ کی مجلس مذاکرہ میں شرکت کے لئے امریکہ آئے ہوئے ہیں۔ اس ملاقات کے بعد سینیٹر نولینڈ نے فوجی اور تعلقات خارجہ کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت کی۔ جس میں مشرق وسطیٰ کے امدادی منصوبے کے سلسلے میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے بھی بیان دیا۔

غیر ملکی صحافیوں کے استفسار پر سینیٹر نولینڈ نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے لئے صدر آئزن ہاور نے اپنا پروگرام اس لئے پیش کیا ہے کہ نظم و نسق محسوس کرتی ہے کہ بالواسطہ یا براہ راست اشتراکی جارحیت کا خطرہ اس قدر سنگین ہو گیا ہے کہ امریکہ مجبور ہو گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی قوموں کی امداد کرے تاکہ وہ اپنی آزادی کو برقرار رکھ سکیں۔

مسٹر نولینڈ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ امریکی کانگرس آئزن ہاور کے منصوبے کو غالب اکثریت سے منظور کرلے گی۔ کیونکہ ری پبلکن اور ڈیماکریٹک پارٹیوں دونوں نے مشترکہ طور پر تسلیم کرلیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کمیونسٹوں کو اقتدار حاصل ہو گیا۔ تو آزاد دنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جائیگا۔

اختلاف اور اتحاد

ری پبلکن پارٹی کے لیڈر نے ایک سوال پر یہ بھی بتایا کہ امریکہ کی دو پارٹیوں کے سیاسی نظریات میں اگرچہ شدید اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ لیکن سیاسی عقائد سے قطع نظر یہ دونوں پارٹیاں امریکہ کے مفاد کو مقدم سمجھتی ہیں۔ اسلئے وہ دونوں متحد ہو کر اس منصوبے کی منظوری پر اصرار کریں گی۔ کیونکہ اس کی منظوری سے پورے ملک کا مفاد وابستہ ہے۔

سینیٹر نولینڈ نے جو اقوام متحدہ کے گیارھویں اجلاس میں امریکہ کے مندوب بھی ہیں کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے موثر ہونے کے متعلق میں پر امید ہوں اور کسی حد تک ناامید بھی۔ اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اقوام متحدہ جیسے ادارے کی ضرورت پر بھی یقین رکھتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میرا یہ بھی خیال ہے کہ کوئی ایسی کارروائی ضروری ہے۔ جس کے ذریعہ جنرل اسمبلی میں دو علیحدہ علیحدہ معیاروں پر عملدرآمد ختم کر دیا جائے انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں یہ حقیقت قابل ذکر ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے جو دنیا میں اپنی اخلاقی ذمہ داریاں محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے فیصلے کے مطابق مصر سے اپنی فوجیں واپس بلالیں۔ اس کے برعکس روس نے ہنگری کے متعلق اقوام متحدہ کی کم از کم دس قراردادوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ میری رائے میں یہ دو علیحدہ علیحدہ معیاروں پر عملدرآمد ہے۔ اور یہ صورت حال ہمارے لئے ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

طبی معلومات

حیاتین ج یا وٹامن سی کے مآخذ

قیام صحت کے لئے حیاتین کی اہمیت مسلمہ ہے اور طبی ادب میں مختلف حیاتینی مرکبات وادویہ کی تفصیلات بکثرت شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اس ضمن میں یہ جاننا ضروری ہے کہ ہم تمام حیاتینی اجزا معمولی غذاؤں سے بہ سہولت اور نہایت کم صرفہ سے حاصل کرسکتے ہیں۔ مثلاً ایک نہایت اہم اور ضروری حیاتین۔ حیاتین ج یا وٹامن سی۔ ہمارے بہت سے ایسے عام دیسی پھلوں سے حاصل کی جاسکتی ہے جیسے کہ "سائٹرس" خاندان کے پھل (سنترے۔ مختلف اقسام کے لیموں۔ انگور۔ بطی وغیرہ) آم پپیتہ اناناس ٹماٹر وغیرہ۔ ان میں سے بعض پھل زیادہ گراں اور کمیاب ہیں۔ مگر دوسری زیادہ سستی چیزوں سے بھی حیاتین ج بسہولت حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کلے پھوٹتے ہوئے چنے ہری مرچ آملہ کے پھلوں اور پتوں سے۔

آملہ میں حیاتین ج بکثرت موجود ہوتا ہے ایک چھوٹے آملہ میں دو سنتروں کے برابر وٹامن سی موجود ہوتا ہے۔ آملہ ہمارے پاکستان کے جنگلوں میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور اس کا تروتازہ پھل موسم بارش کے اختتام پر ہر جگہ بہ آسانی مل سکتا ہے۔ حیاتین ج سے پورا استفادہ کرنے کے لئے ہرا آملہ کھانا چاہیئے اس کے تازہ پھل کو بغیر بھونے یا شکر ملا کر چٹنی کی طرح استعمال کیا جاسکتا ہے آملہ کا مربہ شربت بالذیذ ترکاریاں اور خشک سفوف بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اختلاج قلب کیلئے عمل جراحی

فلاڈلفیا اور سان فرانسسکو کے دو ڈاکٹروں نے ایک نیا جراحیاتی طریقہ دریافت کیا ہے جس کو عمل میں لانے سے قلبی حملے نہ ہو سکیں گے۔ اس عملیہ میں قلب کی گرہ دار شرائین کو صاف کر دیا جایا کرے گا۔

ڈاکٹر بیلی نے امریکن سوسائٹی میں بتایا کہ اس آپریشن میں بہت باریک آلات استعمال کئے جاتے ہیں اور زیادہ بیکار اجزا شرائین کے درمیان سے نکال دیا جاتا ہے کیونکہ دوران خون رو کنے کا یہی سبب ہوتا ہے اور حرکت قلب کو بند کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں جن دو افراد کا علاج ہوا۔ ان میں سے ایک ۵۱ سال اور دوسرا ۵۲ سال کا تھا اور اس مرض سے عرصہ سے دوچار تھا۔ دونوں آپریشن سے قبل درد والم میں مبتلا تھے اور نیم مردہ حالت میں تھے۔ ڈاکٹر بیلی نے ابھی محتاط رہنے کی ہدایت کی ہے۔ کیونکہ ابھی صحیح طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ اس آپریشن سے کتنی زیادہ کامیابی ہوگی۔ اگرچہ یہ دعویٰ حق بجانب ہے کہ قلبی حملے روکنے کے لئے ایک راہ عمل ضرور ہاتھ آگئی ہے اور کہ آئندہ ایک سرجن قلبی حملے کے مریض کو ضرور اس مرض سے نجات دلا سکے گا۔

تمباکو پینے سے پھیپھڑوں میں سرطان

تیسری سرطان کانفرنس میں جو امریکہ میں نیوجرسی کے مقام پر حال ہی میں منعقد ہوئی ہے ماہرین علم العلاج کی ایک جماعت نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ تمباکو پینے والوں کے پھیپھڑوں پر چھوٹے چھوٹے سرطان کے دھبے پائے جاتے ہیں۔ ان دھبوں کو خوردبینی طریقے سے معائنہ بعد الموت میں بآسانی دیکھا جاسکتا ہے۔

یہ چھوٹے اور باریک دھبے تمباکو نہ پینے والے لوگوں سے ۶ گنا زائد تمباکو نوشوں میں اب تک پائے گئے ہیں۔ ہر انسان میں خوردبینی معائنہ سے کچھ دھبے نظر آتے ہیں جو ہوائی نالی کے خلیات کے قریب غیر طبعی شکل کے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ تبدیلی بکثرت تمباکو پینے والوں میں اکثر پائی جاتی ہے۔ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ شہری فضائی خرابیوں اور دوسرے غیر فطری اثرات کی وجہ سے کبھی کبھی یہ دھبے تمباکو سے دور رہنے والوں کے پھیپھڑوں پر بھی نظر آجاتے ہیں۔

(اخبار الطب کراچی)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۱/۱/۵۷ کو چوہدری ظہور الدین صاحب ولد چوہدری باغ دین صاحب بذریعہ موٹر سیالکوٹ جارہے تھے کہ راستہ میں ہارٹ فیل ہو جانے سے فوت ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے مہمان نواز تھے اور موصی تھے۔ اپنی والدہ کے ایک ہی فرزند تھے اور ان کی والدہ صاحبہ چل پھر بھی نہیں سکتیں۔ احباب کرام مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

خاکسار فقیر اللہ و بشیر احمد گھکھو والی ضلع شیخوپورہ

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم محمد شریف سابق درویش چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

(مولوی) مہر الدین سابق ننگل متصل قادیان حال قیام پور درکاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرانوالہ

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

قاتلوں اور ڈاکوؤں کا یہ شیوہ قطعاً اس میں ممد و معاون نہیں ہو سکتا - اس سے تو اختلافات کی خلیج بند ہونے کی بجائے مزید بڑھے گی اور تنازعات کا دامن سمٹنے کے بجائے اور وسیع ہوگا -

جو گروہ آج کمر کس کر میدان میں آگیا ہے اور پہلوانوں کی طرح لنگوٹ باندھ کر اکھاڑے میں اتر آیا ہے اگر ان کے اکابر کے بھیجے میں عقل کی کوئی مقدار بھی ہے تو انہیں اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئیے اور ـــ اس قسم کی غنڈہ گردی کو بند کر کے ـــ اپنے ملک کو بدنامی کے داغ سے بچانا چاہئیے ؎

(الاعتصام ۱۱ر جنوری ۱۹۵۷ء)

پاکستان بھر میں "یوم سیاہ" انتہائی جوش وخروش سے منایا گیا

عظیم الشان جلوس۔ پبلک جلسے۔ ہڑتالیں اور زبردست مظاہرے

کراچی ۲۷ر جنوری کل سارے پاکستان اور آزاد کشمیر میں عوام نے پورے جوش و خروش سے "یوم سیاہ" منا کر کشمیر کو ہر قیمت پر بھارتی تسلط سے آزاد کرانے کے عزم کا اعادہ کیا - صدر مملکت اور وزیر اعظم نے اپنے بیانات میں قوم کو یقین دلایا کہ کشمیر میں بالآخر حق و صداقت کا بول بالا ہوگا۔

ملک بھر میں ہڑتالیں، جلوس نکالے گئے اور متعدد مقامات پر بارش کے باوجود پبلک جلسے ہوئے - قیام پاکستان کے بعد کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے اتنے جوش کا مظاہرہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔

صدر سکندر مرزا کا بیان

صدر نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ حفاظتی کونسل نے اپنی قرارداد منظور کر کے بھارت کا یہ ناپاک ارادہ ناکام بنا دیا ہے کہ وہ ریاستی عوام کی مرضی کے خلاف جموں و کشمیر پر قبضہ کرے - یہ قرارداد بین الاقوامی معقولیت اور اخلاقی عدل کی مظہر ہے - اس نے ایک طرف پاکستان کے موقف کو حق بجانب ثابت کر دیا ہے - دوسری جانب کشمیریوں کو اس سازش سے محفوظ کر دیا ہے کہ انہیں ہمیشہ کے لئے غلام بنا لیا جائے - مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت نے بھارت سے الحاق کے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے اپنی مساعی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن حفاظتی کونسل کے اس فیصلے کے پیش نظر یہ تمام مساعی بے معنی ہو گئی ہیں - اور انہیں حقارت کے ساتھ نظر انداز کر دینا چاہئیے -

انصاف کا بول بالا ہوگا

صدر نے اپنے بیان میں مزید کہا ہے کہ اپنی قسمت کے مالک در اصل کشمیری عوام خود ہیں - وہ کشمیری بھی جو بھارت کی قبضہ گیر فوجوں کے نرغے میں ہیں اور ظلم و استبداد اور خوف و ہراس کے شکار ہیں - لیکن انصاف کا بہر صورت بول بالا ہو کر رہے گا اور انہیں کسی طرح ان کے خداداد حق خود ارادیت سے محروم نہیں کیا جا سکتا - حال کے واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ عالمی رائے عامہ کی اکثریت ان کے ساتھ ہے ہم سب کو توقع ہے کہ بیرونی رائے عامہ اپنے کو پوری قوت سے اور جلد منوائے گی اور کشمیری عوام اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ آزادی کے ساتھ اور بے خوف و خطر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں

روشنی کی کرن

صدر نے اپنے بیان میں آگے چل کر کہا کہ "حالات کا یہ رخ آزاد کشمیر کے عوام کے لئے طویل تعطل کی کالی گھٹاؤں میں روشنی کی ایک کرن کی حیثیت رکھتا ہے - ان کا اتحاد اور یہ عزم صمیم بالآخر بار آور ہو رہا ہے کہ وہ اپنے محکوم بھائیوں کو آزاد کرا لیں - میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ متحد رہیں - اور یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ہمیشہ ان کی پشت پناہی کرتا رہیگا - ہم نے عہد کیا ہے کہ ہم ان کے حق خود ارادیت کی حفاظت کریں گے اور انہیں یہ حق دلا کر رہیں گے -

میں اس موقع پر پاکستان کے ہر مرد و عورت اور بچے کی جانب سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس نے اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے کشمیر کا مسئلہ تمام تعصبی اور جانبتی سیاست سے بالا ہے اور ہم پوری قوم کی حیثیت سے کشمیریوں کے موقف کے علمبردار ہیں - یہ ہمارا مقدس عہد اور عزم صمیم ہے -

اتحاد کی ضرورت

صدر سکندر مرزا نے کل یوم کشمیر پر ری پبلکن پارٹی کے ایک بہت بڑے جلوس کے ممتاز لیڈروں سے کہا کہ پاکستان کے عوام اگر پوری طرح متحد ہیں تو کشمیر ہمیں یقینی طور پر مل جائے گا

صدر نے مزید کہا کہ پاکستان کے عوام نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ کشمیریوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ خود کرنے کا اختیار دلانے کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک کشمیری اپنا حق و استقلال نہ کر لیں ؎

کشمیر کو ہندوستان میں "ضم کرنے" کی کارروائی مکمل کردی گئی

سری نگر ۲۷ر جون - سری نگر اسمبلی نے ۱۷ر نومبر کو ریاست کے لئے جو آئین منظور کیا تھا اس کا ۲۵ - ۲۷ر جنوری کی درمیانی شب سے مکمل نفاذ کر دیا گیا ہے -

اس رات "سری نگر اسمبلی" کا مختصر سا اجلاس ہوا اور پھر اسے برخواست کر دیا گیا - یہ اسمبلی آئندہ انتخابات تک عارضی مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرے گی

محاذ رائے شماری کے اراکین سری نگر اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہوئے - کیونکہ اسمبلی کی اس کارروائی سے کشمیر خود بخود ہندوستان میں ضم ہو جانا تھا -

"سری نگر اسمبلی" کے اس مختصر سے اجلاس میں مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سلامتی کونسل کے ارکان نے کشمیر کے متعلق پانچ طاقتی قرارداد منظور کر کے جانبداری کا ثبوت دیا ہے - آپ نے اپنے اس دعویٰ کا اعادہ کیا کہ پاکستان کشمیر پر حملہ آور ہوا تھا - اور اب ریاست کے ایک حصہ پر قابض ہے -

"سٹیٹس مین" کی اطلاع کے مطابق سلامتی کونسل کی پانچ طاقتی قرارداد سے ہندوستان کے سرکاری حلقوں میں پریشانی اور مایوسی پھیل گئی ہے -

دریں اثنا انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر اور بھارتی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر این سی چیٹرجی نے وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک تار میں مطالبہ کیا ہے کہ کشمیر کی تازہ ترین صورت حال پر غور کے لئے پارلیمنٹ کا اجلاس کیا جائے -

مسٹر چیٹرجی نے پنڈت نہرو کے نام اپنے تار میں لکھا ہے کہ سلامتی کونسل کی قرارداد ہندوستان کے خلاف سازش کی آئینہ دار ہے - ہندوستان کو بری طرح شکست ہوئی ہے اور کشمیر سے فریب کیا گیا ہے -

ہندو مہاسبھا کے صدر نے کہا ہے - سلامتی کونسل کی قرارداد سے ہندوستان اور کشمیر پر بہت برا اثر پڑے گا - اس سے "تخریبی عناصر" کی حوصلہ افزائی ہوگی، بخشی غلام محمد کے ہاتھ کمزور ہو جائیں گے - اور پاکستان کے حامی عناصر کو تقویت پہنچے گی -

درخواست دعا

میری والدہ استانی امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم مولوی قطب الدین صاحب مرحوم مورخہ ۲۵/۱/۵۷ بروز جمعۃ المبارک کو گر جانے کی وجہ سے بہت چوٹیں آئی ہیں - خون بہہ گیا ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے - احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - آمین

خاکسار مسعود احمد - ہیڈ ٹیچر تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ ضلع جھنگ

اعلان نکاح

مورخہ ۱/۵۷ بروز سوموار میرے لڑکے عزیز مجید احمد صاحب مبشر ملک کا نکاح ہمراہ عزیزہ حمیدہ خانم صاحبہ بنت مکرم ملک محمد شفیع صاحب دھوبی گھاٹ لائل پور بعوض پندرہ صد روپیہ حق مہر مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی جماعت احمدیہ لائل پور نے پڑھایا -

احباب کرام دعا فرمائیں - کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے - خاکسار ملک محمد دین انسپکٹر پولیس ماڈل ٹاؤن بہاولپور

اعانت الفضل

مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب سیال موضع جوڑا ضلع لاہور کے ہاں پوتے کی پیدائش کی خوشی میں مکرم چوہدری محمد سعد اللہ صاحب بی ایس سی انسپکٹر زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں -

جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے -

(مینجر الفضل ربوہ)